

دہر میں نقش وفا و جبر تسلی نہ ہوا  
 ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنی نہ ہوا  
 سبزہ خط سے ترا کا کل سرکش نہ دبا  
 یہ زمرہ بھی حریف دم افعی نہ ہوا  
 میں نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹوں  
 وہ شکر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا  
 دل گزر گاہ خیال مے و ساغر ہی سہی  
 گر نفس جادہ سر منزل تقویٰ نہ ہوا  
 ہوں ترے وعدہ نہ کرنے پہ بھی راضی کبھی  
 گوش منت کش گلبانگ تسلی نہ ہوا  
 کس سے محرومی قسمت کی شکایت کیجئے  
 ہم نے چاہا تھا کہ مرجائیں، سو وہ بھی نہ ہوا  
 مر گیا صدمہ یک جنبش لب سے غالب  
 ناتوانی سے حریف دم عیسیٰ نہ ہوا  
 ۱۔ لغات۔ نقش : تحریر۔ نام و نشان۔ تعویذ۔ تصویر۔ یہاں بظاہر مراد  
 نام و نشان ہے۔

شرمندہ معنی ہونا : معنی کی شرمندگی اٹھانا یعنی بامعنی ہونا۔  
 شرح : زمانے میں وفا کا نقش دل کے لیے تسلی اور اطمینان کا باعث  
 نہ ہوا۔ یہ تو ایسا لفظ معلوم ہوتا ہے، جس کے کوئی معنی نہیں، بلکہ سراسر مہمل ہے۔  
 لفظ ”وفا“ کا تذکرہ زبانوں پر تو بہت ہے، مگر تین حرفوں کے اس مجموعے  
 سے کسی کو اس وقت تک کیا تسکین ہو سکتی ہے، جب تک اس کی حقیقت اور  
 معنویت پر عمل نہ ہو، یعنی لوگ وفا کا عملی مظاہرہ نہ کریں۔ اگر یہ ممکن نہیں تو یہ لفظ  
 کوئی معنی نہیں رکھتا اور بے وجہ زبانوں پر جاری رہتا ہے۔

شاعر کا مقصود یہ ہے کہ آج زمانے میں وفا کی عملی تصویر کہیں نظر نہیں آتی،  
 لوگ صرف ریاکاری سے یہ لفظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ غالب نے حسن بیان  
 سے اس مضمون میں ایک خاص نشان پیدا کر دی۔ سعدی نے یہی مضمون دوسرے  
 انداز میں پیش کیا ہے۔